98152 ـ سرمایہ کاری رسیدوں پر انعامی مقابلہ

سوال

سرمایہ کاری سند (الف) اور (ب) اور (جیم) کے ساتھ انعامی مقابلوں میں شریک ہونے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سودی بنکوں سے جاری کردہ (الف) اور (ب) اور (جیم) تینوں قسم کی سندیں حرام ہیں، اس سند اور رسید کا معنی یہ ہے کہ فائدہ کے ساتھ (یعنی سود پر) قرض حاصل کیا گیا ہے، اور یہ تینوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں.

پہلی قسم (الف) والی سندوں کا گروپ اس طرح ہے کہ اس کا سود فیصد کے حساب سے ادا کرنا ہو گا، اور اس سود اور فائدہ کو رسید اور سند کی اصل قیمت کے ساتھ ملا کر اضافہ کیا جائیگا حتی کہ دس برس کے بعد اس رسید اور سند کی مدت ختم ہو جائے.

اور دو سری قسم (ب) کے کئی ایک محدود فائدے اور سود ہیں، یہ ہر ماہ یا تین ماہ یا چھ ماہ کی مدت میں ادا کیا جاتا ہے، یعنی بنک کے ساتھ جس طرح معاہد اور اتفاق ہوا ہو، اور راس المال بالکل اپنی اصل حالت میں ہی باقی رہتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی.

اور یہ دونوں قسمیں حرام ہیں، اور یہ سود کے ساتھ مضمون قرض ہے، نہ کہ کسی چیز میں مضاربت و مشارکت ہے، اور اگر یہ مضاربت بھی ہوتی تو بھی فاسد تھی.

کیونکہ شریعت اسی مضاربت و مشارکت کو مباح نہیں کرتی جس میں مال والا اپنا مال مضمون رکھے، اور کام کرنے والے کو مال کا مالك محدود مبلغ ادا نہ کرے، اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس کے فیصلہ میں درج ہے، یہ قرار قطر میں 8 ـ 13 ذوالقعدة 1423ھـ الموافق 11 ـ 16 جنوری 2003 میں منعقد کردہ اجلاس طے پائی:

" یہ طے شدہ ہے کہ سود اور فائدہ کے ساتھ قرض کا معاہدہ شرعی مضاربت سے مختلف ہے، وہ اس طرح کہ نفع قرض دینے والا کا، اور خسارہ اسے قرض میں ہوگا، لیکن مضاربت نفع میں شراکت ہوتی ہے، اور اگر خسارہ ہو جائے تو بھی اٹھانا ہوتا ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" فروخت کردہ چیز کی ضمان ہے "

اسے احمد اور اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

یعنی جو کچھ اس کا فائدہ اور نمو وغیرہ حاصل ہو گا وہ اس کے لیے حلال ہے جو تلف و ہلاك اور عیب کا متحمل ہو گا.

اس حدیث سے فقہاء کرام نے مشہور فقہی قاعدہ استنباط کیا ہے:

" الغنم بالغرم "

جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نفع سے منع کیا ہے جس کی ضمانت نہ ہو "

اسے اصحاب السنن نے روایت کیا ہے.

فقہاء کرام کا کئی صدیوں سے اجماع ہے، اور سب مذاہب میں ہے کہ:

مضاربت میں سرمایہ کاری کے منافع کی تحدید کرنی جائز نہیں، اور اسی طرح کمپنیوں میں مقرر رقم یا سرمایہ کاری کرنے والے کی رقم - یعنی راس المال - سے تناسب مقرر کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں اصل کی ضمان ہے، اور یہ صحیح شرعی دلائل کے مخالف ہے، اور نفع اور خسارہ جو شراکت اور مضاربت کا تقاضا ہے اس کو محدود کرنے کا باعث ہے.

اور یہ اجماع ثابت اور مقرر شدہ ہے، کیونکہ اس کی کوئی بھی مخالفت منقول نہیں، اسی بارہ میں ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی کتاب " المغنی 3 / 34 "میں لکھتے ہیں:

" سب اہل علم اس پر جمع اور متفق ہیں کہ جب شراکت اور مضاربت میں دونوں یا کسی ایك کی جانب سے اپنے لیے معلوم رقم اور درہم کی شرط رکھی تو مشارکت اور مضاربت باطل ہو جائیگی.

اکیڈمی اجماع کے ساتھ یہ فیصلہ کرتی ہے اور مسلمانوں کو حلال کمائی کمانے کی نصیحت کرتی ہے، اور انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے حرام کمائی سے اجتناب کریں " انتہی.

اور (جیم) گروپ کی سرمایہ کاری سندوں کا فائدہ محدد نہیں، اسے حق ہے کہ جب چاہے وہ اس کی قیمت واپس

لے سكتا ہے، اور وقفہ وقفہ سے ان سندوں كے نمبر قرعہ اندازى ميں شامل كيے جاتے ہيں، اور يہ قرعہ اندازى شراكت دار كے ساتھ معاہدہ ميں مشروط ہے.

وہ اس طرح كہ اگر قرعہ اندازى نہ ہوتى تو اس پروگرام ميں سنديں داخل نہ ہوتيں، اور يہ چيز اس كے حكم باقى قسموں كىطرح اسے بھى سودى بنا ديتى ہے، يہ بھى اس قاعدہ " ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے " ميں شامل ہوتى ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

مصرى نيشنل بنك سرمايہ كارى كى سند (جيم) جارى كرتا ہے، اور يہ سنديں اس پر مشتمل ہيں كہ بنك سے خريدى جاتى ہيں، اور اس پر ماہانہ قرعہ اندازى كى جاتى ہے، جو سند قرعہ اندازى ميں نكل آئے اسے ايك بڑى رقم انعام ميں دى جاتى ہے، اور خريدار كو حق ہے كہ وہ اصل سند واپس كر كے كسى بھى وقت اس كى قيمت حاصل كرسكتا ہے، شريعت كے مطابق انعام ميں ملنے والى بڑى رقم كا حكم كيا ہے ؟

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

اگر تو واقعتا ايسا ہى ہے جيسا بيان كيا گيا ہے تو يہ معاملہ جوا اور قماربازى ہے، جو كہ كبيرہ گناہوں ميں شامل ہوتا ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندى باتيں، شيطانى كام ہيں، ان سے بالكل الگ رہو تا كہ تم كامياب ہو جاؤ، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ شراب اور جوئے كے ذريعہ تمہارے آپس ميں ميں عدوات اور بغض پيدا كر دے اور تمہيں اللہ تعالى كى ياد اور نماز سے روك دے تو اب بھى باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

اس ليے جو بھى ايسا معاملہ كر رہا ہے اسے اللہ تعالى كے ہاں توبہ و استغفار كرتے ہوئے اس معاملہ كے لين دين سے اجتناب كر كے اس سے حاصل كردہ آمدنى سے چھٹكارا حاصل كر لينا چاہيے، اميد اللہ تعالى اس كى توبہ قبول فرمائيگا " انتہى.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 301 ـ 302).

اس کی مکمل تفصیل آپ سوال نمبر (72413) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس کی جانب سے سرمایہ کاری سندوں کی ان تینوں قسموں کی حرمت کی قرار صادر ہو چکی ہے جسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین و علی آلہ و صحبہ:

سندوں کے متعلق قرار نمبر (62 / 11 / 6):

اسلامی فقہ اکیڈمی کا سعودی عرب کے شہر جدہ میں منعقدہ اجلاس جو 17 ـ 23 شعبان 1410ھالموافق 14 – 20 مارچ 1990 م تک جاری رہا میں یہ طے کیا گیا:

20 ـ 24ربیع الثانی 1410 ھ (20 – 24 / 10 / 1989 م) کو مالیہ مارکیٹ کننونشن رباط میں اسلامی فقہ اور اسلامی ریسرچ انسٹیوٹ اور بنك اسلامی کے تعاون اور وزات شؤن اسلامیۃ مغرب کے زیر نگرانی ہونے والے اجلاس میں جو بحث اور توصیات پیش ہوئی تھیں ان کو دیکھنے اور مطالعہ کرنے، اور اس کنونشن میں پیش کردہ نتائج کو دیکھنے، اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ سرمایہ کاری سند کو جاری کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اس سند کے حامل کو استحقاق کے وقت نامی قیمت ادا کرنے کے ساتھ اتفاق کردہ فائدہ بھی دے جو اس سند کی نامی قیمت کی طرف منسوب ہے، یا پھر مشروط نفع دے چاہے وہ انعامات کی شکل میں ہوں، یا پھر قرعہ اندازی کے ذریعہ یا مخصوص کردہ مبلغ یا پھر ڈسکاؤنٹ.

مجلس یہ فیصلہ کرتی ہے کہ:

1 ـ وہ سندیں جو فائدہ (سود) کے ساتھ مبلغ ادا کرنے کو لازم کرتی ہیں یا مشروط نفع دیتی ہیں ان کا جاری کرنا، یا خریدنا، یا لین دین کرنا شرعا حرام ہے، کیونہ یہ سودی قرض ہے، چاہے وہ اسے جاری کرنے والا کوئی خاص ادارہ ہو، یا پھر وہ عام ادارہ حکومت کے ساتھ مرتبط ہو، اور اسے سند یا سرمایہ کاری اسٹام یا رسید وغیرہ کا نام دینا کوئی اثر نہیں رکھتا، یا اسے لازم کردہ سودی فائدہ یا نفع یا کمیشن یا واپس لوٹایا جائے کوئی بھی نام اثر نہیں.

2 ـ زرد کوپن والی سندیں اور رسیدیں بھی حرام ہیں کیونکہ انہیں قرض شمار کیا جاتا ہے، اور اس کی فروخت اس کی

نامی قیمت سے کم پر ہوتی ہے، اور اس کا مالك اس کے ریٹ کی کمی کے اعتبار سےاس میں فرق سےمستفید ہوتا ہے.

3 ـ اسی طرح انعام والی رسید اور سند بھی حرام ہیں کیونکہ یہ ایسا قرض ہے جس میں سب قرض والوں یا بعض کے اعتبار سے نفع یا زیادہ شرط ہے، نہ کہ تعیین پر، اس پر مستزاد یہ کہ اس میں قمار بازی اور جوے کا شبہ بھی ہے.

4 ـ حرام رسید اور سندوں کے بدلے ۔ جاری کرنے یا خرید و فروخت یا لین دین کرنا ۔ وہ سندیں اور رسیدیں یا اسٹام جو کسی بھی معین منصوبہ یا سرمایہ کاری کام میں مضاربت کی اساس پر قائم ہو، وہ اس طرح کہ اس کے مالکان کو کوئی فائدہ نہ ہو، یا پھر مقرر نفع نہ ہو، بلکہ ان کے لیے اس منصوبہ کے منافع سے اس رسید اور سند کے حساب سے نسبت رکھی گئی ہو، اور انہیں منافع اس وقت ہی حاصل ہو جب حقیقتا منافع آئے.

اس کے متعلق قرار نمبر (5) جو اس اکیڈمی کے چھوتے اجلاس میں قرضہ کی رسید اور سندوں کےمتعلق جاری ہوئی ہے اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے" انتہی.

واللہ اعلم .